50762 ـ اگر حاملہ عورت تکلیف محسوس کرے تو کیا وہ روزہ چھوڑ دے ؟

سوال

کیا اگر حاملہ عورت رمضان المبارک میں کوئی بوجھ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ جاننا ضروری ہے کہ ہر بوجھ اور تکلیف اور تھکاوٹ یا مشقت ایسا عذرشمار نہیں کیا جاتا جس کی بنا پر رمضان المبارک کا روزہ چھوڑنا مباح ہو کیونکہ روزہ مشقت اور تھکاوٹ سے خالی نہیں، لیکن یہ مشقت کم جس کا انسان غالبا عادی ہوتا ہے.

تو اس بنا پر؛ جب حاملہ عورت کچھ تکلیف اور بوجھ محسوس کرے تو اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

تکلیف اتنی کم ہو کہ اس کے لیے روزہ غیر عادی اور شدید مشقت کا باعث نہ ہو، اور اسے اپنے آپ اور پیٹ میں بچے کے بارہ کوئی خطرہ نہ ہو تو اس صورت میں اس پر روزہ رکھنا واجب ہے، اور اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں.

دوسری حالت:

مشقت شدید ہو یا پھر اسے اپنے آپ یا اپنے بچے کو ضرر پہنچنے کا خطرہ ہو، تو اس صورت میں اس کے لیے روزہ چھوڑنا افضل ہے، اور بعض اوقات روزہ چھوڑنا واجب ہو گا.

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (3434) اور (50005) کا جواب ضرور دیکھیں.

حاملہ عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" اللہ سبحانہ وتعالی نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ میں کمی کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2274) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نےصحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب حاملہ عورت روزہ نہیں رکھے گی تو اس پر ان ایام کی قضاء لازم ہے جس کے اس نے روزے نہیں رکھے.

اور اگر حاملہ عورت کو اپنے حمل کو نقصان کا اندیشہ ہو تو کیا اسے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں مسکین کو کھانا دینا لازم ہے ؟

اس میں فقہاء کرام کے ہاں اختلاف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی حاملہ عورت کا روزہ نہ رکھنے کی حالت کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تیسرا قول: اس پر صرف قضاء لازم ہے کھانا نہیں، میرے ہاں یہی قول راجح ہے؛ کیونکہ اس میں زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ دونوں ۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت ۔ مریض اور مسافر کی طرح ہیں، تو ان پر صرف قضاء لازم ہے. انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (6 / 362).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (49794) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .